خطاب:۔ ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری
ناقل: مہدی معاویہ

توحید کی حقیقت

بہ موقع شہداء ختم نبوت کانفرنس
٦- مارچ ١٩٨٦ء مسجد احرار ربوہ

الحمدللہ الذی لم یتخذولداً ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا۔سبحانہ وتعالیٰ عما یقولون علواً کبیرا۔واشھدان لا الہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ الذی ارسل محمداً نبیاً ورسولاً وشاھداً ومبشراً ونذیراوداعیاًالی اللہ باذنہ وسراجاًمنیراً۔وصلی اللہ تبارکؔ وتعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ واتباعہ واشجاعہ واحزابہ وبارک وسلم تسلیماکثیراکثیرا۔
اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کماصلیت علیٰ ابرھیم وعلیٰ آل ابراھیم انکم حمید مجید۔۔اللھم بارک علیٰ محمدو علیٰ آل محمد کمابارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔

اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ وہی اور صرف وہی اس لائق ہے کہ اسکا شکر ادا کیا جائے اسکی حمد پڑھی جائے۔ اس کی بارگاہ میں اپنے وجود کے سب سے معزز اور آبرومند حصے پیشانی کو جھکایا جائے۔ اپنی عبدیت کا اقرار کیا جائے اور اسکے معبود کامل ہونے کا اظہار کیا جائے۔ اپنے تذلل کی انتہا دکھائی جائے۔ اور اس کی عزت کی انتہا قبول کی جائے۔ یہی اسلام کی بنیاد ہے۔

جو شخص اللہ کی صفات اور اللہ کی ذات کو اس طرح نہیں مانتا جس طرح سرور کونین رسول الثقلین، امام المشرقین والمغربین ﷺ نے تئیس برس سنایا سمجھایا اور منوایا تو وہ مومن نہیں ہے۔

یہ موضوع تو اس قابل ہے کہ اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ ہر آدمی کے لئے اللہ اور صفات اللہ پر تین مہینے کا ریفریشر کورس ہو۔ اوران پڑھ لوگوں کی اصلاح کے لئے مستقل تعلیم و تبلیغ کا انتظام ہو۔ لیکن اپنی کم مائیگی کے باوجود مختصراً جو میں بیان کر سکتا ہوں وہ عرض خدمت کرتا ہوں۔ اسلام کی بنیاد کلمہ نماز، روزہ، حج، زکواۃ، جہاد، اعمال، رسالت، قیامت، اختیارات، پر ہے اور عقائد کے یہ جتنے بھی حصے ہیں ان سب کی بنیاد توحید پر ہے۔

کوئی عقیدہ ختم نبوت، امامت و رسالت، قیامت و عدالت، نماز، روزہ، کلمہ، حج، زکواۃ، صدقہ و خیرات، کوئی سوشل ورک، انسانی خدمت اور کوئی شریفانہ عمل، اس وقت تک اجر کے قابل نہیں جب تک انسان کے عقیدے کی بنیاد "وحدت الہیہ" پر قائم نہ ہو۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس کے لئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل مبعوث ہوئے۔ کسی نبی و رسول نے آکر صرف اپنا وجود نہیں منوایا۔ ہر نبی نے اپنی بعثت کو، اظہار نبوت و اعلان نبوت کے بعد منوایا۔ کسی بھی نبی کا واقعہ پڑھ لیجئے۔ تمام انبیاء و رسل کا ایک ہی بیان ہے۔

والیٰ عاداخاھم ھوداً قال یاقوم اعبدواللہ مالکم من الہ غیرہ

والیٰ ثمود اخاھم صالحاًقال یاقوم اعبدواللہ مالکم من الٰہ غیرہ

ومآارسلنامن قبلک من رسول الانوحی الیہ انہ لا الٰہ الاانافاعبدون

اللہ فرماتے ہیں اے محمد ﷺ آپ سے پہلے ہم نے جس قدر انبیاء ورسل مبعوث کئے سب سے پہلے ان کو یہ ذمہ داری سونپی کہ قوم کو بتاؤ لاالٰہ الااللہ یہ نہیں فرمایا

لاسمیع ولاخبیرولامحیی ولاممیت ولامسخرالسمٰوات والارض،ولارحیم ولارحمٰن،ولاجبارولاقہار،ولاستارولاغفار۔

ان سے یہ نہیں کہلوایا صفات پر بحث نہیں کرائی۔ یہ نہیں منوایا کہ کون زندہ کرنے والا اور کون مارنے والا ہے۔ کون رزاق ہے اور کون خالق ہے؟ بلکہ منوایا تو صرف اور صرف "الٰہ" مالکم من الٰہ غیرہ۔

اب الٰہ کے لفظ پر علماء نے جو بحث کی تو ہزاروں صفحات لکھ ڈالے "ما الالٰہ؟" الٰہ کیا ہے؟

انی انااللہ لاالٰہ الاانافاعبدنی

مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ نے تیئس برس یہ تھوڑا ہی کہا ہے میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں، مانو

لاالٰہ الاانا،لاالٰہ الاانا،لاالٰہ الا انا،

اللہ کو منوایا۔

اللہ کو مان لیا تو پھر اللہ سے ولایت...... ایک ہے اللہ کی ولایت اور ایک ہے اللہ سے ولایت۔ اللہ کو جب مان لیا تو اب اللہ سے ولایت کو مانو، پھر ولایت دو قسم پر ہے۔ ایک ہے ولایت خاصہ اور ایک دوسری ہے ولایت عامہ۔ ولایت خاصہ مشتمل ہے نبوت و رسالت و امامت پر۔ اور یاد رکھئے امامت عام چیز ہے اور نبوت اس سے کچھ عام اور رسالت خاص ہے۔ ہر امام رسول نہیں ہوسکتا۔ ہر امام نبی تو ہوسکتا ہے۔ لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوسکتا۔ رسول صاحب شریعت ہوتا ہے۔ حلال و حرام کا اختیار لے کر آتا ہے۔ سابقہ شریعت کے قوانین میں ترمیم و تنسیخ کا حق لے کے آتا ہے رسالت کے بعد درجہ ہے نبوت کا۔ اس کے بعد امامت کا۔ لیکن یہ تینوں چیزیں اپنے بنانے یا کمانے سے نہیں ملتیں۔ کہ اگر پانچ لاکھ آدمی اکٹھے ہو کر کسی کو امام مان لیں تو وہ امام ہو گیا، نہیں۔ نہ امامت کسبی چیز ہے اور نہ ہی نبوت کسب سے ملتی ہے۔ اور نہ رسالت کسب کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ یہ مناصب کمائی سے نہیں ملتے بلکہ انتخاب الٰہی ہے۔ اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلاً ومن الناس

اللہ چنتا ہے فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے۔

ساتویں پارے کا ایک پورا رکوع ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس انتخاب کو "اجتبا" کہا ہے۔

"اجتبینٰھم وھدیتھم الیٰ صراط مستقیم"

اس سے پہلے شروع ہوتا ہے۔

"ووھبنالہ اسحٰق ویعقوب کلا ھدینا ونوحاً ھدینامن قبل ومن ذریتہ"

اور پھر انکی ذریت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

ومن آبائھم وذریتھم واخوانھم

ابراہیم علیہ السلام کے آباؤ اجداد میں سے ہم نے، انکی اولاد میں سے ہم نے، اور انکے بھائیوں میں سے ہم نے چنا۔ یہ پبلک الیکشن نہیں ہوا۔ یہ لوگ (POWER OF VOTE) سے منتخب نہیں ہوئے۔

اور نہ ہی جاگیرداروں، وڈیروں، مذہبی اجارہ داروں، مذہبی وڈیروں کے انتخاب سے وہ نبی و رسول بنے۔

"من آبائهم وذريتهم واخوانهم واجتبيتهم"

"اجتبیتھم" "ہم نے چنا ان کو وہاں" انا "کا لفظ نہیں کہا۔" ناھم۔ "..... الفاظ میں بھی جلال و شکوہ بولتا ہے۔ جہاں اللہ اس قسم کی گفتگو فرماتے ہیں۔ الفاظ اتنی قوت والے۔ جلال والے، آمرانہ انداز کے ہوتے ہیں۔ اور آمریت مطلقہ کا پیکر ہوتے ہیں۔ جہاں قرآن کے تحفظ کی بات کی وہاں فرمایا

انانحن نزلناالذكروانااله لحافظون

چار مرتبہ! انا، نحن، نزلنا، وانا، اللہ اکبر...... طاقت، قوت، صولت، شاہی، دبدبہ، سطوت، جلال، امر---- آمر مطلق اللہ کا یہ حکم ہے کہ ہم نے نازل کیا۔ اور ہم ہی حفاظت کرنے والے ہیں۔

جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتخاب کا ذکر آیا فرمایا

انااوحيناالیک

بے شک ہم نے وحی کی ہم نے چنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔--- مکہ کے لوگوں نے نہیں چنا، ننھیال نے نہیں چنا، ددھیال نے نہیں چنا، کسی کی غیبی خبر کی وجہ سے نہیں چنا گیا۔

ماں کے رحم میں تھا تو "مجتباء الھی" تھا۔ باپ کی صلبِ گرامی تھا تو "اجتباء الھیہ" کا نشانِ عظیم تھا۔

کون ہے؟ جو اس مقام پہ کھڑا ہو کے یہ کہہ سکے کہ میں ہوں جس سے خدا گفتگو کرتا ہے۔

خدا ان سے گفتگو نہیں کرتا جن کے ضمیر و خمیر اور فطرت و خون میں غلاظت کی آمیزش ہو۔

جس کی ماں کا ظاہر و باطن، جس کے باپ کا ظاہر اور باطن مطہر اور پوتر ہو نبوت وہاں جنم لیتی ہے۔ میرے نبی نے کیا فرمایا!

ولدت من اصلاب الطيبة وارحام الطاهرة نكاحالاسفاحا

کہ میں پاک پشتوں اور پاک رحموں سے جنا گیا ہوں۔ میرے آباؤ اجداد میں کبھی کسی نے زناء نہیں کیا یہ ہے ولادت خاصہ!

جو نہیں ملتی کسی کی کمائی سے۔ رات بھر ایک سو نفل نہیں! ایک ہزار نفل پڑھنے کی طاقت ہو تو پڑھو۔ ہر چار رکعت میں ایک قرآن ختم کرو، مریضوں، غریبوں، بے نواؤں، درماندوں، اور واماندوں کی خدمت میں زندگی بسر کردو۔ مدارسِ عربیہ کی ایک لائن لگادو۔ مساجد کی پرشکوہ عمارت سے انسانیت کو جھکادو۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود نہ نبوت ملے گی۔ نہ امامت ملے گی۔ نہ رسالت ملے گی۔ یہ ولادت خاصہ ہے۔ یہ اجتباء الھیہ ہے۔ اجتباء خاص ہے جو صرف اللہ کے قبضہ میں ہے کسی کے قبضہ میں نہیں۔ اور نبوت و رسالت و امامت نسل در نسل نہیں چلتی۔ اس کی مرضی ہو چلادے۔ نہ چلائے۔ تو کوئی پکڑ نہیں سکتا

يفعل مايشاء ويختارماكان لهم الخيرة

جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اللہ کو نہ مشیر چاہیئے اور نہ وزیر۔۔۔۔ اور جو مشیر رکھے وہ اللہ نہیں۔ مختصراً والد ماجد رحمہ اللہ کے الفاظ میں الٰہ وہ ذات ہے جس کے بغیر کسی کا کام نہ چلے۔ اور جس کا کام کسی بن نہ اسکے وہ الٰہ ہے۔

کوئی بھی اپنی مرضی سے اپنا کام نہیں چلاسکتا۔ اور اللہ کا کام روک نہیں سکتا کوئی نبی، کوئی رسول، کوئی امام، خود مختار نہیں۔ مجبور تر ہوتا ہے۔ ہر نبی، رسول ہر امام بات تک نہیں کر سکتا جب تک حکمِ الٰھی کا نزول نہ ہو۔ کائنات کے فیصلے کیسے کرے گا، اپنی مرضی سے وہ تو بات نہیں کر سکتا۔

وماینطق عن الھوی ان ھو الاوحی یوحیٰ علمہ شدید والقویٰ ذومرۃ

خدشہ نہیں۔ اللہ نے فرمایا میں قوی الامین ہوں۔ جو پیام لے کر آیا وہ متین وقویؔ وامین ہے۔ روح امین ہے۔ اور جس کی طرف بھیجا "فھوامین قوی"

دیکھیں کیسی کیسی قیدیں لگائی ہیں۔ کیسی شرطیں، پابندیاں، دائیں بائیں کے اثرات، شرور، وفتن، خطرات، اور تمام خباثتوں، دنائتوں، اور نجاستوں سے بچابچا کے قلبِ محمد ﷺ پہ وارد کرتا ہے۔ اللہ خود ملاوٹ سے پاک، اس کا کلام ملاوٹ سے پاک، اور جو لانے والا ہے ملاوٹ کرنے کی اس میں ہمت ہی نہیں۔ اور جس کے دل پہ وارد ہو رہا ہے۔ اس کو اللہ نے ازل سے پاک رکھا ہے۔۔۔۔۔ یہ ہے اللہ کا کلام اور یوں ملتا ہے۔ صاحبِ ولایت کو۔ اور صاحبِ ولایت خاصہ کو۔

ولایت خاصہ کمائی سے نہیں ملتی۔ پبلک کے ووٹ سے نہیں ملتی جیسے کافرانہ جمہوری نظام کا اصول ہے کہ (گورنمنٹ آف دی پیپل بائی دی پیپل، فاردی پیپل) یہ ولایت پیپل اور بوہڑ سے نہیں ملتی۔ اور نہ شیشموں اور کیکروں سے ملتی ہے۔ صاحب!

! بے رہرانِ کوئے ملامت، اودنی الطبع، کج ہمت و زیغ باطن و زیغ ظاہر کے پیکر خسیس، اخس و ارذل !۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں ملتی یہ دولت کمانے سے۔ رت جگوں سے نہیں ملتی۔ فصاحت و بلاغت سے نہیں ملتی یہ اسکا اجتباء ہے۔ ولایت خاصہ مہتر کے بیٹے کو بھی مل سکتی ہے۔ سیدزادے کو بھی مل سکتی ہے۔ سکھ کا بیٹا مسلمان ہوا اتباعِ رسالت میں کمال حاصل کرے وہ بھی ولی عام ہو سکتا ہے۔ اور اتباعِ رسول کی شرط کیا ہے؟ کیا شرط لگائی ہے اللہ تعالیٰ نے۔ اسلامی ٹرمینالوجی میں خاص اصطلاح کیا ہے؟ جس کی بنیاد پر کسی کو ولی کہا جا سکتا ہے۔۔۔۔ وہ ہے "متقی"

مولوی کی بات مت مانو مگر اللہ کے بندو تمہارے لئے جو قرآن نازل کیا گیا ہے اس کو تو مانو جس پر نبی ﷺ نے تیئس برس کاوش کی۔ فرمایا

"ان اولیاء ہ الاالمتقون"

کہ اس کے ولی متقیوں کے سوا ہو نہیں سکتے۔

یہاں جو اصل برادری ازل سے ہمارے مقدر میں لکھی ہوئی ہے۔ اس سے بھی تو بات کر لیں نا! کیا۔۔۔۔؟ یہاں سے یوں چٹکی اٹھائی مٹی کی۔ ہاتھ میں رکھی "چرر ائٹ" منڈا تیار۔ یہ ولی نہیں یہ شعبدہ باز ہے۔

ہاں کوئی دکھیارا۔ ستم رسیدہ، تھکاہارا، چاروں جانب سے جس کو مار پڑی ہو۔ پٹ پٹا کے کسی اللہ کے بندے کی گود

میں آجائے اور اللہ کو رحم آجائے۔ وہ ہاتھ اٹھا دے اور اللہ قبول کر لے۔ اور اسکی کایا پلٹ دے یہ تو ہو سکتا ہے مگر بس میں نہیں ہے۔ بس میں کہنا، ماننا یہ تقویٰ کے خلاف ہے اور یہ حرام ہے۔ بس میں کسی کے کچھ نہیں ہے۔ بس میں تو نبی کے یہ نہیں کہ لفظ بدل دے۔

مالی ان ابدلہ من تلقاء نفسی ان اتبع الامایو حیٰ الیّ

"مجھے کیا حق ہے کہ میں تبدیل کروں۔" کون کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔۔؟

رسول الثقلین، امام المشرقین والمغربین، شفیع المذنبین، رحمتہ اللعلمین، سید الاولین والاخرین، قائد الغرا لمحجلین ﷺ آپ فرماتے ہیں۔ کہ "مالی "میرا کیا حق ہے۔

"ان ابدلہ من تلقاء نفسی"

کہ میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی پیدا کروں؟۔۔۔۔ اور کسی کو کیا اختیار ہوگا......؟

لوگوں نے شان اور اختیار میں فرق نہیں کیا۔ اختیار اس کے قبضے میں ہے، شان وہ بانٹتا ہے۔۔۔۔ نبوت اسے دیدی، رسالت اسے دیدی۔ امامت اسے دیدی۔ اور ان کا جو تابع فرماں ہوگا۔ تقویٰ اختیار کریگا ولایت اسے دیدی۔...... اور تقویٰ کیا ہے؟ حرام سے بچنا جو حرام سے نہیں بچتا وہ متقی نہیں ہے۔ چاہے ہوا میں اڑتا ہو۔ اور یہ کہتا ہو کہ میں پھونک مارتا ہوں تری بہو کے پیٹ پر، اگر پیدا ہونیوالے بچہ کے پیٹ پر میرے ہاتھ کا نشان ہو تو سمجھ لینا کہ میں نے دیا ہے۔۔۔۔ یہ شخص جھوٹا خبیث ہے۔ لو! سارے زندے مردے اکٹھے ہو جاؤ، مجھے بیٹا دیدو، نہیں تو لڑکی ہی دیدو، میں بے اولاد ہوں۔

دے سکتا ہے تو آ میرے سامنے میں دیکھوں تو کونسا پھنیر سانپ ہے۔ شرم نہیں تم لوگوں کو۔ گوشت پوست کا انسان، سات سیر پاخانہ پیٹ میں اٹھائے پھرتے ہو۔ پاخانہ کر کے استنجا نہ کرو تو تم ناقابلِ قبول، قابل نفرت، بد بودار، اور سنڈاس انسان ہو۔ ایسا دعویٰ کرنا حرام ہے

ہاں! یہ کہے کہ بھائی میں اللہ سے بھیک مانگتا ہوں اس کی بارگاہ میں ماتھا بچھاتا ہوں۔ ناک رگڑتا ہوں مجھ غریب و نادار کی سن لے اور کرم کر دے تو اس کے اختیار میں ہے۔ دعاء کرتا ہوں۔۔۔۔ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے۔

"فاستجبنالہ ونجینٰہ من الغم وکذالک ننجی المئومنین"

ہم نے سب کی پکار سنی، انکا گریہ، ان کی زاری، انکی آہ و بکا، انکا نالہ و شیون انکی فریاد ہم نے سنی اور ہم نے قبول کی۔ اور ہم نے نجات دیدی۔ ایک نبی بتاؤ جسکا کرب اللہ نے دور نہ کیا ہو۔ سید الانبیاء والمرسلین، آپ کی دعا ذرا پڑھیئے

اللّٰھم انی عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضاءک

اے اللہ میں تیرا بندہ، میں تیرے بندے کا بیٹا، تیری بندی کا بیٹا۔۔۔۔۔۔ کیا کسر چھوڑی حضور ﷺ نے اس دعا میں؟

نہیں سمجھ میں آتا تمہیں انسان ہونا؟

کون ہے جس کے بس میں کچھ ہے۔ صرف ایک اللہ ہے جس کے بس میں سب کچھ ہے۔ غزوہ بدر کو سامنے رکھو،

سرورِ کونین کی عظمتوں کا سورج طلوع ہو رہا ہے۔ آپ کے مقام و منصب کو ملاحظہ فرمائیے۔ نبی سجدے میں گر پڑتے ہیں۔

"ویبکی کثیرا"

سجدے میں گر کے روتے ہیں۔ اور وہ مٹی تر ہو جاتی ہے۔ ہمارے وجود۔۔۔۔۔۔ نہیں پوری کائنات سے زیادہ معزز آنسو۔۔۔۔۔۔ خشک صحرا سیراب ہو جاتا ہے اور ہچکی بندھ جاتی ہے۔

ایسا کیوں؟ یہ پکار کیوں؟ درخواست کیوں؟ التماس کیوں؟ گذارشات کیوں؟

"اللھم ان تھلک ھذہ العصابہ انک لن تعبدابداً"

اے اللہ یہ جو پونجی ہے یہ جو میری کمائی ہے اگر آج کے دن یہ ہلاک ہو گئی تو اے اللہ قیامت تک آپ کی عبادت نہیں ہو سکے گی۔

"انک لم تعبداًابدا"

اپنی پونجی بھی پیش کی اور ایک قسم کا چیلنج بھی کر دیا کہ مجھے تو کہا تھا کہ کمائی کرو میں نے کی۔ اب تیرے حوالے ہے میری کمائی، یہ عصابہ حاضر ہے۔ یہ چھوٹی سی جماعت، یہ چھوٹا سا گروہ، میری یہ تیرہ چودہ برس کی کمائی..... میں اپنی پونجی لے کے تیری بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں اب سنبھال اسے۔ پھر سنبھالا اس نے۔ اسکا جو وعدہ ہے کہ یوں کوشش کر کے آؤ تو میں سنبھالا کرتا ہوں۔ اور آج بھی آپ کے اور ہمارے ذمے یہی ہے نتائج ہمارے ذمّہ نہیں ہیں جناب! بات کر دوں نا۔۔۔۔۔۔ رہا تو جاتا نہیں۔ راستہ چلتا ہوا آدمی۔۔۔۔۔ راستے سے کانٹے، گوبر، کیلے کے چھلکے اور فنا کے گوکھرو، خارِ مغیل، پریشان کرنے والی رکاوٹیں۔ مسافروں کے حالات کو دگرگوں کرنے والی انکا ہٹانا اچھے مسافروں کا کام ہے۔

ولایت عامہ ملتی ہے آپ میں سے ہر شخص لے سکتا ہے ہر شخص ولی اللہ بن سکتا ہے۔ نبی اللہ نہیں بن سکتا بنئے محنت کیجئے کیسے؟

رسول اللہ ﷺ کی تیئس برس کی حیات طیبہ کو علماء بیان کرتے کرتے تھک گئے۔ ہر حلقے کے عالم نے آپ کی سیرت طیبہ سے آشنائی کرائی، تعارف کرایا سمجھایا مدارس عربیہ کے طلباء کرام احادیث مکرمہ مقدسہ پڑھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے کتنی بھوک برداشت کی۔ آج کل کی بولی میں اپنے مفادات کو کتنی مرتبہ قربان کیا۔ (باقی آئندہ)

"پردہ اور علامہ اقبال"

حکومت برطانیہ، علامہ اقبال کو جنوبی افریقہ میں بطور ایجنٹ بھیجنا چاہتی تھی اور شرط یہ تھی کہ تمام تقریبات میں ان کے ساتھ بیگم اقبال بھی شریک ہوں گی۔ علامہ اقبال نے یہ کہہ کر اس اعلیٰ عہدے کی پیش کش ٹھکرا دی۔ کہ

"بے شک میں ایک گناہ گار مسلمان ہوں۔ لیکن اتنا بے غیرت نہیں ہوں۔ کہ ایک سرکاری عہدے کی خاطر اپنی بیگم کو بے پردہ کروں"

(بحوالہ اردو ڈائجسٹ صفحہ ۱۰۵، مئی ۱۹۹۱ء) (برائے ایصالِ ثواب حضرۃ ام الاحرار رحمۃ اللہ علیہا)